رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۵۰

وطن کی صلاحِ و ترقی کا نقیب

کاکوری اخبار

سر از پر کاکوری رنگ خوش بیانی کن
برادر اق وطن ستاد حریت طرازی کن

ایسٹ ایڈیٹر
سید احمد علوی نسیم

سالانہ چندہ
بھارت کیلئے
پاکستان کیلئے
فی پرچہ

جلد ۱ | یکم نومبر ۱۹۵۵ء مطابق ربیع الاول ۱۳۷۵ھ | نمبر ۲۱

Bhai Bhadur Khan
Hd. Master
Islamia School
Behraich

رات کی رات ٹھہر جاؤ سویرے جانا — وہ گھڑی دن نہ چڑھے چار گھڑی رات رہے

نبی جب سے تلک ہی قسمت کو مجھے اسم فرض ہے — اگر بڑی تو ہوئے کہیں ہیں سب سے مقدر سے

ہم ایسے محروم نصیب یارب کہ سوز فرقت سے جل رہے ہیں
چراغ روشن مراد حاصل کسی کے ارمان نکل رہے ہیں

[illegible]

[illegible] سرمایہ افتخار منشی عبدالوحید نیرنگ کے نام سے [illegible]

اردو زبان ہے گویا

(... کانفرنس اور نگ آباد میں پڑھی گئی)

سید میر ... علی ... کاکوروی

صرف اردو زبان ہے گویا — کون ایسا جو جانتا ہے گویا
میرے قصے ہیں اس کے دلچسپ — داستاں گو جہاں ہے گویا
ملک اردو کی ساحرہ بیگم — یہی جادو بیان ہے گویا
اس کے آگے ہے جلی بولی بند — یہی اردو زبان ہے گویا
جو کوئی ہم جلیس ہے اس کا — اسی کی زبان ہے گویا
ملتری یہ زبان ہے دنیا میں — اپنی خود پاسبان ہے گویا
اسکی شہرت ہوئی ہے عالمگیر — اس کا سارا جہان ہے گویا
اس کی تنظیم اس کی گویائی — ہند کی پاسبان ہے گویا
ارض اردو حدیث قرآں کی — یہ زمیں آسمان ہے گویا
اللہ اللہ یہ عالم معنی — عین جنت نشان ہے گویا

دردؔ اردو میں شاعری کرنا
ارتقائے زبان ہے گویا

غزل

بیاد ... کاکوروی

خرام ناز سے ٹھوکر لگائے جاتے ہیں — اجل کی نیند سے فتنے جگائے جاتے ہیں
وہیں سے لوٹ کے زخم جگر کے پیکانگے — وہ بار بار اگر مسکرائے جاتے ہیں
نہ رنگ لائے کہیں قتل بے گنہ ہوتا — لہو کے دھبے جو دامن پہ پائے جاتے ہیں
کہیں شراب کے چھینٹوں سے آگ لگتی ہے — جو ہوش میں ہیں وہ خود ... جاتے ہیں
صبا جو کرتی ہے اٹکھیلیاں گلستاں میں — حسین پھول بھی اب کھلکھلائے جاتے ہیں
دم آخر یہ کہتی ہے پتلیاں پھر کر — اجل ٹھہر وہ کوئی دم میں آئے جاتے ہیں
چھپا ہی جاتا ہوں ہوتی ہے ساغر — وہ دست ناز سے ... جاتے ہیں
حسینوں پہ کیوں ظالم شباب آتا ہے — ستم جو دل پہ قیامت کے ڈھائے جاتے ہیں

شب وصال کی اے صبر دل کشی توبہ
یہ چھیڑتا ہوں وہ نظریں جھکائے جاتے ہیں

یادِ رفتگان!

افتخار الشعراء منشی عبدالوحید نیرنگ کاکوروی

... عبدالوحید نام نیرنگ تخلص عبدالمجید ... کاکوروی کے ... [illegible] ...

... عربی کی تعلیم ... [illegible] ... کاکوری ... [illegible]

[illegible] ... حضرت ... شاہ ... علی ... کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

ظاہر ہے ... [illegible] ... شاگردی ... [illegible] ... قابل ... تھے

[illegible] ... ریاست ... [illegible] ...

[illegible] ... جناب نیرنگ ... [illegible] ...

[illegible] ... ریاست ... جاگیر ... جناب نیرنگ ... [illegible] ...

[illegible] ... حضرت ... کاکوری ... سپرد خاک کر دیا گیا۔

[illegible]

محبت ہے وہ دشمن دوست بنکر جو نہیں بچتا — لگائی ہے اسی میں آگ جس دل میں بستی ہے

زکی زکی سی طبیعت بھری بھری سی ہے نظر — اور آپ کہتے ہیں دل میں غبار کچھ بھی نہیں

کفن بھانے ایسا سیاہ کاروں میں — کہ دیکھتے ہیں مجھے سب چھپ کے پڑے ہیں

سفید ہو گئے پیری میں بے خبر ہوتے — کہاں کی نیند مجھے پھٹ پڑی سحر ہوتے

زمانہ آپ کو چاہے اگر قصور معاف — کوئی دکھائے تو وہ دن تباہ کر کے مجھے

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
پندرہ روزہ

کاکوری اخبار

جلد ۱	۱۲ نومبر ۱۹۵۵ء	نمبر ۲۱

پیدائش محمد صلی اللہ علیہ وسلم

از جلال الدین احمد صاحب ریڈ بلڈنگ
مولوی گنج لکھنؤ

یہ وہ وقت عالم میں آغاز سے تھا اولیٰ
محبوب خدا کی نسبت سے ہوا نبی الاولیٰ ۔
شاد ہاشمی اسے خستہ جگر ادا ہوا

کر بیٹے وہ روز تو وہ ماں سے رسید
سے طرح وقت کے کوئی نصیب [illegible]

جو کہ ماہ ربیع الاول کا تھا اور [illegible] سے وہ علی اصحاب متقات مہربان پروردگار کا پیارا محبوب تھا [illegible] تولد ہوا

اور یہ مبارک وقت ہم کو آنکھ سے دیکھنا نصیب ہوا جس کی یاد قیامت کے دن بھی کوئی شخص نہ بھولے گا

خدا کے ناخدا کی خود وفا کی سفینہ کی
کو رحمت بن کے چھائی رحمت ہر [illegible]

اے اس برکت والے گھر میں رہنے والی بیبیاں مبارک ہو کہ سب سے پہلے اللہ کے حبیب کے جمال کا تمہیں شرف حاصل ہوا

اور اے مدینہ کی مبارک زمین تجھ کو مبارک ہو کہ وہ شخص کے [illegible] جس کے لئے خورشید [illegible] باقی تھے [illegible] کے بھی بسنے [illegible] خوشی کی جگہ۔ خورشید روشنی میں بھی [illegible] پڑیں لیکن وہ اس [illegible] کے آگے ماند پڑ گئیں۔

تیری اس [illegible] تقدیر جاگ اٹھی اور تجھ کو آج وہ دولت نصیب ہوئی جس کی یہ وقت خداوند تعالیٰ نے [illegible] کا عالم پیدا کیا تھا جس کی [illegible] اور عرش کو [illegible] اور آرزو تھی اس باوقار ہستی نے دنیا کو جگمگا دیا۔

وہ کون تھا جس کے [illegible] آتش کدے کی وہ آگ جو ہزار برس سے جل رہی تھی اپنی برکت سے ٹھنڈی کر دی؟

وہ کون ہی طاقت تھی جنے محل کسریٰ کے چودہ کنگورے [illegible] کو متزلزل کر دیا۔

وہ کونسی ذی شان ہستی تھی جس کو سجدہ کرنے کے لئے خانہ کعبہ کی سرزمین بے قرار تھی [illegible] وہ عظیم ہستی۔ سید عرب و عجم [illegible] والی [illegible] ہیں۔ صاحب قاب قوسین خاتم المرسلین۔ رحمت اللعالمین۔ [illegible] والد کا نام عبد اللہ اور نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔

حضرت آمنہ کی نظر جب اس نور مجسم پر پڑی تو اس نور مجسم کو سجدہ میں پڑا پایا۔ آپ کی انگلی آسمان کی جانب اٹھی ہوئی تھی۔ آپ کے چہرے سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں [illegible] خوشبو کی لپٹیں آ رہی تھیں اور آپ کی زبان پر تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آپ نہایت ہی دیانت دار، رحم دل، مہمان نواز، غریب پرور، سچے اور وعدے کے پکے تھے۔ جو بات کہی کی زبان پر آپ کا لقب امین مشہور تھا۔ آپ کو اپنی قوم سے بہت محبت تھی اکثر اپنی قوم کی [illegible] آپ گھر سے باہر [illegible] وہاں فکر میں غرق رہتے۔

رات کی سنسان گھڑیوں میں غار حرا کے [illegible] وقت میں تنہائی کے عالم میں یاد خدا کی طرح آپ کو ایک غیبی آواز سنائی دیتی [illegible] لیکن خدا کا پیغمبر

جبروتی جلال اور سہانی ذات کے ظہور کا وقت قریب آ لگا تھا زمانہ کی کایا پلٹنے والی تھی کفر کی تاریکی کافور ہونے والی تھی۔

آپ حسب عادت غار حرا میں تھے کہ جبرئیل امین بصورت انسان سامنے آئے اور کہا پڑھو، فوراً آپ کے سامنے کی اور کہا پڑھو۔ چونکہ آپ امی تھے اس لئے آپ نے جواب دیا میں نہیں پڑھ سکتا جبرئیل نے آپ کو سینے سے لگایا اور کہا پڑھو۔ آپ نے بسم اللہ کر کے گویا زبانی پڑھ دیا۔

تب جبرئیل نے آپ کو بتایا کہ آپ اللہ کے بھیجے پیغمبر ہیں مخلوق کی ہدایت آپ کا فرض منصبی اور توحید کی تعلیم آپ کا اہم پیغام ہے۔ اسی وقت جبرئیل نے آپ کو وضو کرایا اور نماز سکھائی پھر غائب ہو گئے۔

آپ اپنی قوم کو ہر طرح سے راہ مستقیم دکھلانے کی کوشش کرتے لیکن وہ لوگ آپ کے مخالف تھے

یہ پیغمبر وہ حق اسلام دینے کو نکلا تھا
نوید راحت و آرام دینے کو نکلا تھا

کفار قریش اس راہ میں کانٹے بچھانے کو
وجود پاک پر سو طرح کے ظلم ڈھانے کو
خدا کی بات سنکر حلق میں تیل ڈالتے تھے
نبی کے جسم اطہر پر نجاست ڈال دیتے تھے
کلام حق کی کوئی کتنا تعلیمات عام سے
کوئی کتنا حق کا جنہوں کوئی کتنا تھا ساحر ہے

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب عبادت میں مشغول ہوتے تو قریش آپ پر پتھر پھینکتے، نجاست ڈالتے جب آپ کعبہ کا طواف فرماتے تو اس میں گردو ڈالتے نماز میں جب آپ کو سجدہ میں جاتے دیکھتے تو جسم مبارک پر گندگی ڈالتے۔ آپ کو شاعر، ساحر، مجنون پکارتے

جو آپ کا رفیق بنکر مدد کرتا اس کو بھی ایذا پہنچاتے لیکن آپ خاموش رہتے اللہ کے ہر ایک حکم پر صبر سے رہتے۔ [illegible] آتے ان کو سمجھاتے، ان کا [illegible] کرتے خود صبر کرتے اور تبلیغ اسلام میں کمی نہ کرتے۔

اے مبارک شہر تیرا پیہم رسول کے قدموں کی عزت حاصل کر سکے۔ خدا کی قسم تیرا [illegible] جو پلکے [illegible] تیری خاک کا ذرہ ذرہ سرمہ بنانے کے قابل اور تیرے ہر ایک [illegible]

(باقی صفحہ ۴ کالم ۲)

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

— از نثار احمد علوی کراچی —

پچھلے دنوں جو کاکوری اخبار میں مشرقی پاکستان سے جناب خالد انصاری کا کھلا خط میری نظر سے گذرا تھا لیکن اس کا جواب دینا میں نے اس لئے مناسب خیال نہیں کیا تھا کہ میں غیر ضروری بحث میں نہ پڑوں لیکن خیال کرتا تھا خصوصاً جب کہ خالد صاحب کا حرف کوئی بھی کاکوری اخوان الصفا کراچی کے اغراض و مقاصد سے تعلق یا تنقید نہیں ہے لیکن پچھلی اشاعت میں پھر چنیدہ بنیادی اعتراضات جناب فاضل محترم کی طرف سے ہماری نظر سے گذرے ہیں۔

اگرچہ میں اب بھی کاکوری اخوان الصفا کے ناظم سب خیال کرتا ہوں کہ ان سب کو کسی قسم کا جواب دینا اعتراضات کو کوئی اہمیت دی جائے لیکن انجمن کے رکن اور ایک حقیر خادم کی حیثیت سے اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ناظرین کے سامنے چند حقائق واضح کر دوں تاکہ غلط فہمیاں نہ پیدا ہو سکیں اور اگر کچھ شکوک پیدا ہو گئے ہوں تو وہ دور ہو جائیں۔

کاکوری اخوان الصفا کی بنیاد کراچی میں جب کے چند مخلص دردمند حضرات نے جو ذیل مقاصد کے تحت ڈالی تھی۔

(۱) ہم اہل کاکوری میں باہمی اخوت، ہمدردی اور بھائی چارگی پیدا کی جائے (۲) اپنے تہذیبی ثقافتی امتیازات کو محفوظ و برقرار رکھا جائے اس لئے کہ یہی وہ طرۂ امتیاز ہے جس سے اہل کاکوری نے ہر جگہ اپنا خاص مقام حاصل کیا (۳) پاکستان میں ایک شہر کی طرح امداد و اعانت کی جائے (۴) ایسی سماجی اور خاندانی رسومات کی اصلاح کی جائے جو ہماری ترقی کی راہ میں حائل ہیں۔

یہ ہیں وہ چند اہم مقاصد جن کو لے کر ہم جب اٹھے اور آگے بڑھے لیکن ہم کہاں تک اس میں کامیاب ہیں اس کا اندازہ صرف آئندہ کا مستقبل کرے گا کیونکہ جس طرح قوموں کی زندگی میں چند سال کوئی معنی نہیں رکھتے۔ اسی طرح انجمنوں کی زندگی میں بھی چند سال کی کوئی حقیقت نہیں اور وہ اس سے بڑے نتائج دفعتاً رونما ہو سکتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ناظرین کو غالباً یاد ہو گا کہ حال ہی میں مندرجہ ذیل چند خاص اقدامات انجمن نے اٹھائے ہیں (۱) [illegible] قرضہ حسنہ بہبود (۲) [illegible] اسکیم جس کے ذریعہ طلباء اور کم استطاعت افراد کی مالی امداد کی جا سکے تاکہ وہ آگے بڑھ کر دنیا میں کچھ کر سکیں (۳) فروغ تعلیم سوسائٹی اس کا مقصد ہے کہ لوگوں میں تعلیم کا شعور پیدا کیا جائے [illegible] تاکہ وقت ضرورت وہ روپیہ ان کے کام آئے (۴) اصلاح رسوم [illegible] جس کا مقصد ہے کہ ہمارے سماج سے وہ تمام خرابیاں دور ہو جائیں جو ہماری ترقی میں حائل ہیں تاکہ ہم بھی دنیا اور بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ اپنے کو ہم آہنگ کر سکیں۔

ہماری انجمن کا سب سے بڑا مقصد ذکر کردہ اقدامات سے جو ظاہر ہے وہ تمام صورت پر کوئی خاص نہیں بلکہ ہم نے اپنے اندر وہ جذبہ پیدا کرنا چاہتے ہیں جو قلب کی خاص تہذیب تمدن اور روایات کے تحفظ اور بقا کے لئے ضروری ہے۔

انہیں چند حقائق کے پیش نظر جب میں جناب خالد انصاری کے کھلے خط اور اعتراضات کو سامنے رکھتا ہوں تو مجھ کو افسوس ہوتا ہے کہ وہ صرف اعتراض برائے اعتراض کے مقولہ پر عمل پیرا ہیں۔ جو ظاہر ہے کبھی مفید نہیں ہو سکتا۔ اس کے برخلاف مجھے یہ خبر پڑھ کر مسرت ہوئی کہ مشرقی پاکستان کے چند دردمند حضرات وہاں بھی انجمن کی ایک شاخ قائم کرنے کی تحریک کر رہے ہیں اگر جناب خالد صاحب کی مخالفت حائل نہ ہوئی تو انجمن کا قیام عمل میں آ جائے گا باوجود اس مخالفت کے میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ وہ تنگ نظری میں اعتراض سب کچھ بنا کر برسر عام ملامت کر رہے ہیں۔ یہاں کی انجمن ہر جائز اور مناسب مشورہ کا ہر وقت خیر مقدم کرے گی۔

جہاں تک خالد صاحب کا تعلق ہے میرا ایک مشورہ ہے کہ وہ بجائے اعتراض کے مشرقی پاکستان میں بھی بنا کر ایک تعمیری کام کر دکھائیں جس سے ہم لوگ بھی سبق حاصل کر سکیں۔ میری دعا ہے کہ ان کے تقاضے کے مطابق تعمیری خالد صاحب کی سوجھ بوجھ کو فروغ حاصل ہو اور قوم ان کو ایک لیڈر کی حیثیت سے پہچانے۔

آخر میں میں محترم کاکوری اخبار سے بھی یہ گذارش کروں گا کہ اخبار کے کالموں میں اس قسم کی غیر ضروری اور ناخوشگوار بحث کو جگہ دینا کوئی مفید بات نہیں ہوگی اور خاندان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ میں کہوں گا کہ اس قسم کی بحث خود اخبار کی اشاعت اور مقبولیت پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ کاکوری اخبار کا مقصد آپس میں اتحاد، باہمی خلوص و محبت پیدا کرنا ہے نہ کہ مزید اختلافات پیدا کرنا جیسا کہ ہو گیا ہے۔

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

ناظرین کی اطلاع کے لئے میں یہ واضح کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ جہاں تک کاکوری اخبار کی خریداری کا تعلق ہے انجمن نے اپنے ممبران سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ اسے خریدیں اور اس کی مدد کریں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کثیر تعداد میں ممبران اس کے خریدار ہیں۔ حتیٰ کہ جناب خالد صاحب کا یہ کہنا کہ کاکوری اخبار کے وہ مستقل خریدار صرف وہ ہی ہیں غلط ہے جیسا کہ سب کو معلوم ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم سبھی حسب وعدہ اخبار کے خریدار رہیں گے تاکہ کاکوری اخبار پھلے پھولے اور ترقی کرے۔

والسلام

انسانیت

اختر سلطانہ کاکوروی

گذشتہ سے پیوستہ

انسانیت، رحم، محبت پر غور کرے تو پھر وہ ذرا سمجھتا نہیں ہے اور دنیا والوں پر بہت زیادہ پریشان کرتی ہیں غرض ہر سمت میں جنون ہنگامہ سوار ہوا تھا اور اس کی رہبری میں ہی وہ عمر تو خیر گذرتی رہی۔ بقول بیخود ایک بزرگ کے دیئے تو اچھا تھا تھوڑے کسی کا بھی حاصل رہا لیکن مشاہدے سے معلوم بھی ہوتی ضروریات زندگی نے زور پکڑا اور پیش آنے والی گذشت ہیں۔

ناف تو گذر اور مجبوری تو ادا نہ ہوئی، ہو گیا اور پھر بہت کی یاد رہی۔ خدا کی مہربانی کرم فرماؤں کی نوازشوں کے طفیل سے بڑی توقعات پر اٹھی ہوئی اور شوخ ہو پڑے پھر نہ رہا تھا وہ پیا ہیں مسٹر فریدے اور بھی۔

یہاں تو خوش قسمتی ہے وہ ٹیوشن مجھے مل گیا مجھے خوشی ہوئی کہ ان لڑکیوں کے تعلیمی ذوق کو دیکھ کر میرا دل نہیں گوارا کرتا تھا کہ ان کو پڑھانا چھوڑ دوں۔ آہ وہ منظر مجھے بھولتا نہیں ہے جب میں نے اپنے یہاں سے چلے جانے کا ذکر کیا تھا مجھے واقعی بہت افسوس تھا لیکن حالات سے بالکل مجبور ہو کر میں نے اپنے پڑھانے کی معذرت چاہی تھی۔ چونکہ نہیں سکتی کہ ان لڑکیوں کو کچھ تعلیمی ترقی کرکے رکھ جانے کا کس قدر رنج تھا۔ صرف دو ماہ پڑھ کر تعلیم ختم کر دینی بڑی ناپسند خیر سننا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ شاید یقین علم کے لئے ہمارے ادب کے نقاد اور اب مشرقی پر یہ کاغذ پر ہے، دست بدعا ہے بڑی مصیبت دنیا کے خزانے میں ہیں۔ یہ آہ پھر کس دن کا کہا گیا وہاں دوسرا ٹیچر نہیں رکھا جا سکتا تھا! ورنہ آپ کی عدم موجودگی میں رکھا گیا ہوتا۔ وہ بہت کم رہ گئے ہیں آپ نہ آئیں بھی کر سکتی تھیں بڑے شوق پیدا۔ دیکھئے کچھ کے خاندانی اور ادبی حالات سے ناواقفیت کے باعث ہم کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے ہیں۔ ان تو مجھے کوئی علم ہے کہ وہ لوگ غرور، مشغول خاندان کے افراد لیکن گردش زمانہ کبھی کسی کا ساتھ نہیں دیتی مقبول ذرا خراب ہیں۔

سکول بحال ہے قدرت کے کارخانے ہیں ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں۔ یہ تغیر کا ثبات بہت بڑی اہمیت کا مالک ہوتا ہے اس کے کارنامے دنیا کی ہر چیز متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ بقول شاعر سے

کسی کی ایک طرح پر بسر ہوئی نہ امیس

عروج مہر بھی دیکھا تو دو پہر دیکھا

جب مہر کو عروج ہمیشہ نصیب نہیں ہو سکتا تو پھر انسان کو کیسے نصیب ہو سکتا ہے اور پھر

موجودہ زمانے میں جبکہ بقول شاعر نیرنگی ہوں یہ بھی ہوتے ہیں اور بچ گئے ہیں۔

عزیز و اقارب دشمن جان بن رہے ہیں، نفس کا عالم یہ ہے کہ خود ہی اپنے عزیز جانوں کو اپنا حریفوں سے برباد کرتے ہیں، خود ہی کا زمین کے کر نفرت سے مغرور بیٹھے ہیں وہ حکمت عزیز یا ادا جو حقیقت سے واقف کے لئے جانور بھی نہ کہو سکے کی جلدی میں آ جو کہ مظلوم کی آہ ہوتی ہے بہرہ ہو جاتی ہیں، ایسے شبہات و تجربات تو عموماً حاصل کر چکے ہیں۔ ورنہ ایک فرد واحد انسان کبھی بھی کسی کا محتاج بن کر رہنا پسند نہیں کرتا ہے پھر بھی ان لوگوں نے دوسرا ٹیچر رکھا ہے لیکن صرف ڈگری مل جانا قابلیت کی سند نہیں ہو گئی لہٰذا معاملہ نا گفتنی حیثیت ہو کر رہ گیا۔

اب معاملہ وقت کم رہ گیا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ میں پڑھا سکوں گی۔ کیونکہ لڑکیوں کو خود امتحان کا احساس شدت سے ہے اور اتنے عرصہ میں اگر دیگر تعلیم حاصل کر لیا یا اتفاقاً دیگر رخصتیں دی جاتے کو وہ امتحان کر سکے جانتی ہیں۔

آپ تو کئی ماہ غیر حاضر رہیں اتنے عرصے میں انھوں نے پڑھا تو حاصل ہی کر لیا ہو گا جبکہ آپ ان کے ذوق علم کو اعتماد و وثوق کے ساتھ بیان کر رہی ہیں۔

دیکھئے مسٹر فریدہ طالب علم خود ہی پڑھ پاتے تو آخر تمام یونیورسٹیاں، اسکول، کالج اور ٹیچروں کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ شاذ و نادر ہی لوگ ایسے شائق علم گزرے ہیں، جنھوں نے علم کی تشنگی بغیر ساقی علم کے بجھائی ہو۔ بیشک یہ ایک قابل قدر خصوصیت لیکن عام طور پر ایسا نہیں ہوتا ہے۔

تھوڑی بہت کمزوری دور کر لینا مطالعہ کر دینے اور جنرل نالج کو بڑھا لینا غیرہ یہ شوق کی رہبری سے اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جبکہ باقاعدہ اسکول کو پاس کر لیا ہو۔ بغیر ٹیچر کے طالب علم کا پڑھ لینا اور ترقی کی صحیح منزل پر پہنچ جانا ایسا ہی ہے جیسے کشتی کسی ملاح کے بغیر موافق ہواؤں کے زور سے ساحل پر پہنچ جائے یا کوئی راہ گیر راستہ جانا پہچانا ہو وہ بغیر کسی رہبر کے منزل مقصود کو پالے ویسے ان لوگوں نے تعلیم جاری رکھی جو کچھ پڑھا تھا اس کو بالکل فراموش بھی نہیں کیا اب آپ ہی دیکھئے ایسی حالت میں جبکہ میں ان کے والد کی پر زور سفارش سے یہاں رکھی گئی ہوں مجھے ناراض نہیں کر سکتی ہوں۔

مجھے اس کا بھی یقین ہے کہ ان لوگوں کو میرے ساتھ واقعی ہمدردی ہے جس کا اظہار مختصر الفاظ میں ہو چکا ہے لیکن میں اس وقت بالکل ہی مجبور ہو گئی تھی ورنہ میں ان کا اتنے دنوں تک نقصان نہ ہونے دیتی۔ جن کی آواز دل ان ہی سے ہوا رکھی۔ انھوں نے معنوی جذبے کے ساتھ کہا انسانی زندگی وہ

اور دوسرے ہر روز پیش آنے والے واقعات عجیب تو عجیب دیکھتے ہیں، ہمارے نفسیات دانی کے تجربے کا دروازہ عجیب رہبر بند نے انسان کے دل کا گہرا راز جو شکل ہی سے گذرنے پر بھی آشنا ہو سکتا ہے ان ماسے کے الفاظ میں کھول کر رکھ دیا ہے وہ کہتے ہیں انسان کا دل ایک راز سربستہ ہے کبھی تو ڈاکٹروں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا اور کبھی چند چیزوں پر مچل پڑتا ہے کبھی مدد کا پیاسا ہوتا ہے خون پانی کم نہیں کر سکتا اور کبھی پہ کر دیکھ کر رو دیتا ہے۔

لیکن آپ تو قابل ستائش ہیں کہ چین نہیں پڑ اور اپنے پاک اور شرافت پسند ارادوں پر قائم ہیں یہ باوجود اصرار کے کرنے دہانی تحفہ وغیرہ کے علاوہ آسانیاں میں بڑھ جانے کا موقع دے رہا ہوں۔

مسٹر فریدہ نے کچھ رک کر کہنا شروع کیا۔ میں واقعی سخت شرمندہ ہوں آپ کو کتنی شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔ خدایا، لیکن بالکل مجبور ہوں آپ ہی انصاف کیجئے کہ کیا میں ان مراعات کو فراموش کر دوں جو میرے ساتھ کئے گئے ہیں کیونکہ یہاں کے حالات کچھ ایسے ہی ناگفتہ بہ ہو رہے ہیں اور ایسی حالت میں کرم فرماؤں سے کسی طرح استعفا حاصل کرنے کی درخواست زبانی یا تحریری طور پر نہیں کر سکی ہوں اور بغیر اطلاع کے فرار ہو جانا بالکل شرافت سے بعید قاعدہ قانون نیز مذہب اخلاق کی رو سے قابل تعزیر ہے اور قطعی غیر مناسب ہے فریدہ صاحبہ! شرافت صرف سید، ہاشمی، صدیقی، علوی، عثمانی وغیرہ لقب لگا لینے ہی میں نہیں ہے صحیح عمل ہی سے ظاہر ہو جاتا ہے میرا خیال ہے کہ خدانخواستہ اگر میں ایسی حرکت کر لیتی جو مناسب ہوتی تو میں آپ کو کبھی بھی معاف نہ کر سکوں گی میرے ضمیر میں یہ دھوکہ دے کر قفل لگا کر دے گی اسکول والوں کو ظاہر ہے کہ یہ واہ نہیں ہے اور نہ ان لوگوں کی تعلیم یا اور دوسرے شخص ہیں مجھے عنقریب مل جائیں گے۔ صرف میری ذات پر منحصر ہے ہزاروں مل جائیں گے لیکن اچھی شرافت کا تقاضا یہی ہو سکتا ہے کہ ہمیں تھوڑا سا علم آتی تو خوب سمجھا دیں زمین پر پاؤں نہ رکھیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ جب اپنی غرض تھی تو لے لیئے اور دوسری جگہ کچھ روپے زیادہ ہو گئے تو چلے گئے کس طرح؟ کہیں پھر لیں۔ پھر میری تو یہ خواہش ہے کہ میں کسی کے کام آ سکوں کیا کوئی اچھا ٹیچر کی طرح، اور یہ خدمت ایسی ہے جس میں اقتصادی اور ذاتی کے وسیع ہونے کا فائدہ بھی ہے۔ بقول غالب کے آدمی کو بھی مشکل سے میسر آ سکتا ہے اور انسانیت کو قائم رکھتے ہیں۔ بہت بڑا ایثار اور دوسروں کی دلجوئی کرنے جیسے مس وقار

کے پرجوش ساہ ہنگی سے کہا

جی میں تو اتنی مقالی کی قدر کرتا ہوں۔ آپ بیمار شرمندگی کو یہاں نہ مجھے بیوی کی رخصت اور یہ بھی مجھ پر آپ کو بھر نہ کہا اقتدا ہے جب پہلے آپ کہتے رو گئے تو ہر کر رہی

پاکستانی ڈاک

اعتقاد الحسن علوی کو ورم جگر کی شکایت ہو گئی ہے پچھلے ہفتے پٹنہ میں سخت درد بھی اٹھا جس کے بعد یلیوں اسپتال میں داخل کر دیئے گئے ہیں۔ علاج جاری ہے۔ ڈاکٹروں نے ایک ماہ تک اسپتال میں رہنے کا مشورہ دیا ہے۔

جمال اطہر صاحب جو ایک عرصہ مغربی پاکستان میں تھے اب ان کا تبادلہ مشرقی پاکستان ہو گیا ہے

احتشام الحسن علوی کلکتہ سے اپنے محکمہ کے ایک ٹریننگ کورس کے سلسلہ میں مع اہل و عیال کراچی آ گئے ہیں جہاں چھ ماہ تک قیام رہے گا۔

اکبر علی علوی (ڈاکٹر) بہت جلد ختم کر کے دفتر جانے لگے ہیں۔ اب بالکل اچھے ہیں

عجیب جمشید جلیل عباسی کے کان میں اچانک درد پڑ جانے سے سخت تکلیف ہو گئی تھی بیمار اسپتال گئے زیر علاج ہیں۔ تکالیف میں سکون ہے۔

مسٹر آصف علوی مع اہل و عیال و جناب منور علی صاحب علوی وطن وطنی کا قصد کر رہے ہیں۔ رمضان تک کاکوری پہنچ جائیں گے۔ یہ سب آج کل وہاں سے چلے جا رہے ہیں۔

مسٹر سرفراز الدین کی فکر ایک ہفتے سے یہاں ہو گیا تھا بخار آ گیا تھا بیول اسپتال میں داخل ہیں بخار اتر نہیں ہے علاج جاری ہے۔ کمزوری اور نقاہت ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ جلد اچھا ہو جائیگا خدا جلد شفا عنایت کرے۔

مقتدی حسن علوی کے پیر میں موچ آ جانے سے تکلیف ہو گئی تھی انجکشن لگائے گئے۔ اب صحتیاب ہو گئے ہیں اور دو ماہ ایک ہفتہ کے لئے سندھ کے دورہ پر گئے ہیں۔

نشاط احمد کرمانی، جن کا تبادلہ ہو گیا تھا ان کا تقرری ہو گیا ہے اور اب ان کا قیام کراچی میں رہے گا۔ منظر علی صاحب علوی ایڈووکیٹ جلد ہی کاکوری سے وطن کا قصد کر رہے ہیں

آخری التدعا

اس اشاعت کے ساتھ جنوری فروری کا اخبار سالگرہ کی آخری اشاعت ہوئی۔ جن بھائیوں نے اب تک چندہ مرحمت نہیں فرمایا ہے وہ براہ مہربانی چندہ بھیجنے میں جلدی فرمائیں ورنہ ہم مجبوراً ۱ مارچ کا پرچہ وی۔ پی۔ کر دیں گے۔ اور ہمیں کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہو گا۔ ساتھ ہی دوسرا سال کا کی قیمت شروع ہو جائیگی۔ لہٰذا بہت دیر نہ فرمائیں۔ - مینیجر اخبار

حالات وطن

قیصر تمکین علوی کو تمغہ ملا

مشہور لکھنؤ کی تمام کلچرل انجمنوں کے اشتراک سے قائم شدہ ثقافتی انجمن "وینتا" کی طرف سے ۱۹ اکتوبر کو سیلاب زدگان کی امداد کے لئے دو ایکٹ ڈرامے پیش کئے گئے۔ دوسرا ڈرامہ بیان اور سراپے مسٹر قیصر تمکین کا لکھا ہوا تھا جس میں گورے سفاکی اور وفی کشمکش آزادی کی جدوجہد اور پرتگالی مظالم کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس میں تمکین کے ساتھ پرتگالی گورنر دسپرانو، الحسن کا پارٹ نہایت اچھا رہا۔ قیصر تمکین شبیر احمد علوی جو جنرل سیکرٹری ہیں یہ سنکر مسرت ہوئی کہ قیصر تمکین صاحب کو ان کے ڈرامے پر آنریبل کلب عالم باغ کی طرف سے ایک سونے کا تمغہ دیا گیا۔

رحمان کھیڑہ فارم میں کسان ڈے

۱۹ اکتوبر کو اعلان کے مطابق لکھنؤ ملیح آباد سڑک پر کاکوری سے دو ڈھائی میل دور رحمان کھیڑہ گورنمنٹ فارم پر کسان دیوس بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس فارم میں زمین کو کیسے نرم بنانے اور دوسرے کئی تجربات کئے جاتے ہیں اور قرب وجوار کے کسانوں کو بھی ان تجربات سے واقفیت کرائی جاتی ہے۔

یہاں کسان دیوس کے موقع پر دنگل بھی کرایا گیا جس میں ایک نمائش بھی لگی تھی۔ ڈپٹی ڈائرکٹر صاحب کی موجودگی میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تقریر کی۔ انہوں نے تقریر میں کسانوں کو مشورہ دیا کہ وہ کھیتی کرنے کے ترقی یافتہ طریقے اختیار کریں اور زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کریں تاکہ ملک میں باہر سے غلہ منگانے کی ضرورت نہ رہے۔

انعامات حسب ذیل تقسیم ہوئے

کشتی	۱	حاجت علی	کپ
	۲	میکو لال	بنیائن
	۳	اقبال بہادر	"
	۴	گیا پرشاد	"
	۵	ننکو	"
دوڑ میں کرتب	۱	مستبشر	کپ
	۲	منیر احمد	بنیائن
	۳	رحیم اللہ	"

کشتی - کاکوری کے مشہور ٹیم کیپٹن کالی خاں صاحب ایک کپ شام کو ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر نے کاشت کاری سے متعلق اور دوسری فلمیں دکھائیں۔ جواہر لال جی کے سفر روس کی آخری فلم بابو رام صاحب منیجر فارم اور کے ڈی شکلا صاحب انسپکٹر اور عباس صاحب کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے انتھک کوشش کرکے اس اجتماع کو...

کامیاب کر دکھایا

کاکوری ہائی اسکول اسٹوڈنٹس یونین کا چناؤ

۲۰ ستمبر ۱۹۵۸ء کو اسکول کے طلبہ نے اپنی یونین کی بنیاد ڈالی جس میں نائب صدر اور سکریٹری کا باقاعدہ چناؤ ہوا۔

نائب صدارت کے لئے تین امیدوار میدان میں آئے۔

اقبال بہادر سریواستو	درجہ دہم	۹۹ ووٹ
رام کھلاون سنگھ	درجہ دہم	۵۰ ووٹ
کیلاش ناتھ پانڈے	ہشتم	۳۳ ووٹ

اقبال بہادر سریواستو کامیاب ہوئے۔

سکریٹری شپ کے لئے مندرجہ ذیل امیدوار کھڑے ہوئے۔

رام کشور دنگر	درجہ ہشتم	۱۷ ووٹ
عبد الغفار صدیقی	درجہ دہم	۵۵ "
کرشن کشور سریواستو	"	۴۴ "

رام کشور دنکر کامیاب ہوئے

پرنسپل صاحب نے مسٹر کرشن لال دویدی بی اے اسسٹنٹ ماسٹر کو یونین کا صدر مقرر کر دیا۔ محمد منیر خاں درجہ ہشتم جوائنٹ سکریٹری قرار پائے۔

۳ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو یونین کا ایک خاص جلسہ زیر صدارت مسٹر کیلاش ناتھ ایم اے اسسٹنٹ ماسٹر منعقد ہوا جس میں تلاوت کے بعد عہدہ داران یونین نے حلف وفاداری کا اٹھایا۔ اس کے بعد سنٹرل کے خواندہ اور نقادوں پر تقاریر ہوئیں۔ اقبال بہادر پرنسپل اسسٹنٹ ماسٹر اور رام کھلاون کی تقریریں خاص طور پر پسند کی گئیں (سکریٹری یونین کاکوری ہائی اسکول)

یاتری واپس آگئے

کاکوری سے جو تانیاتریوں کا گیا ہوا تھا وہ دو ماہ کے بعد وطن واپس آگیا۔ اس میں کم وبیش ۲۰ آدمی تھے۔ سونے بجدی ناتھ کے اور قریب قریب سب تیرتھوں پر حاضری دی۔

علالتیں

انیس فاطمہ بنت حکیم احمد علوی مرحوم کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ عرصہ سے دانت میں درد و تکلیف کی تھی جس سے خود روائی میں بہت زیادہ تکلیف ہے ڈاکٹری علاج ہو رہا ہے۔ حاکم نے دانت کی جگہ انجکشن تجویز کئے۔ باری تعالیٰ جلد اس تکلیف سے نجات دے۔

عزیز الحسن صاحب مجوزی کا فاسد جوشی کا حال ہی اپنے والد کے ساتھ کچھ دن تھا اور ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اب پلاسٹر کاٹ دیا گیا ہے۔ ہڈی درست تو ہو گئی لیکن ہاتھ ابھی...

وصلی حالت بدستور یہ ہے کہ مجبور اکثر کافی الحال پرچہ روز ملیں گے

شمس النساء دختر محمد عابد چند مرحوم کے یہاں اکتوبر کے تیسرے ہفتہ میں بچہ پیدا ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ خدا نومولود کی عمر دراز کرے۔

حیدرآباد کی خبر ہے کہ ناظر حسن حضرت علی مرحوم کے یہاں بھی بچہ پیدا ہوئی ہے۔ خدا صاحب اقبال کرے۔

غلام مرتضیٰ صاحب خالدی جو حیدرآباد سے مع اہل وعیال کے وطن آئے ہوئے تھے چند روز کے قیام کے بعد ۲۰ اکتوبر کو اپنے مستقر پر واپس گئے

رؤف الدین علوی پسر مولوی محمد رؤف الدین صاحب علوی کلکتہ سے وسہرہ کی تعطیلات گذارنے وطن آئے ہوئے ہیں۔

میلاد شریف - مولوی معروف الدین صاحب کے یہاں عزیز کی رؤف الدین صاحب کلکتہ کے سلسلے میں محفل میلاد منعقد ہوئی۔ یہ تقریب لکھنؤ ہی میں ہوئی تھی جس میں لکھنؤ کے مخصوص حضرات نے شرکت کی۔ کاکوری سے حضرت تکیہ شریف شاہ مصطفیٰ حیدر اور شاہ مجتبیٰ حیدر صاحبان تشریف لے گئے تھے۔ مجتبیٰ میاں صاحب نے بیان میلاد شریف پڑھا۔ ایک بچہ کی تسمیہ خوانی بھی ہوئی۔

مسافرین دکن

اچھا خاصا ایک قافلہ بیگم افضال احمد علوی بیگم ریاض حسن صاحب بیگم مصیح الدین صاحب ... مصیح الدین صاحب غیرہم پر مشتمل دکن روانہ ہوا ہے۔ ۱۶ ربیع الاول کو کاکوری سے لکھنؤ روانہ ہوگا اور ۲۰ کو لکھنؤ سے دکن روانگی ہوگی۔ دکن والے دکن ہی جا رہے ہیں۔ بیگم افضال احمد وغیرہ ڈیڑھ دو ماہ قیام کے بعد واپس ہو جائیں گی۔ نشی مصیح الدین صاحب قیدی سے مقرر ہیں گے۔

عبداللہ صاحب کرمانی جو عزیزوں سے ملنے پاکستان سے آئے تھے ۳۰ اکتوبر کو اپنے مستقر واپس چلے گئے۔

۲۵ برس بعد وطن کی گلیوں میں

منیر الدین احمد صاحب جو مصیح الدین احمد منیر کاکوری کے بڑے بھائی ہیں آج کل اپنے عزیزوں سے ملنے آئے ہوئے ہیں۔ موصوف غالباً ۱۹۳۳ء یا ۱۹۳۴ء میں دکن برائے تلاش معاش گئے تھے اور ابھی پر مدت کے بعد جب کاکوری کی بستی دیکھی ان کو وطن کی گلیاں بھی نئی لگتی ہیں کیونکہ اعزا واحباب کی اکثریت یا تو عدم آباد کو روانہ ہو چکی یا پاکستان جا چکی ہے۔ یا اپنے دیار کے کھنڈرات کی محبت نے وطن چھوڑنے پر مجبور کر دی۔ بیار میں کچھ سکے یہ موصوف سے ملکر بھی کتنی مسرت ہوئی کیونکہ اپنے ساتھیوں میں ایسی چند گنتی کی ہستیاں باقی رہ گئی ہیں جو

باقی معاملات میں لایا جا سکتا ہے۔ بھائی منیر الدین صاحب ان ہستیوں میں ہیں جو اپنے ساتھیوں کو ظریف جیسے مشکو۔ بچے حقی اللہ جیسے وغیرہ اتفاق سے عمر رفتہ کی یاد کے جاتے تھے۔ بڑی فرشی جیسی جو شکار کی محبت نے سعودی عرب جا بسے بڑی بڑی ہیں جو اس میں آج ان کی کمی پائی ہے اس ہی کی کرنا پڑتی ہے۔ جیسا کہ فضا کے جائزہ کا تقاضہ ہے ہم بھی دوسرے ہیں۔ اگر ایک بار پھر چلے جائیں تو عمر کا مستقبل زیادہ دور نہیں۔ بہرحال موصوف چند دن قیام کے بعد فتا پا ہو اکتوبر کو اپنے مستقر روانہ ہو گئے۔

حج سے واپسی

حکیم احمد علی صاحب جو فریضہ حج کی نیت سے تشریف لے گئے تھے۔ بعد ادائیگی فریضہ واپس تشریف آئے۔ بدقسمتی سے ابھی تک خاکسار شرف ملاقات حاصل نہ کر سکا۔

زیارت موئے مبارک رسول پاک

۱۲ ربیع الاول کو حسب معمول محمد حمزہ زادگان میں زنانی زیارت ہوئی۔ اس کی خاص بات یہ رہی کہ لکھنؤ سے خواتین کثیر تعداد میں لاریوں، تانگوں اور موٹروں سے زیارت کو آئیں جس سے مجمع کو بڑھا دیا۔ بعض خواتین جنہیں ہم نے چاہتیں پر سوار کے بعد زیارت سے مشرف ہوئیں۔

۱۲ ربیع الاول کو حسب معمول تکیہ شریف کا تبرک پر موئے مبارک کی زیارت برآمد کی گئی۔ مجمع بہت کافی تھا۔

(بقیہ صفحہ ۲ کالم ۳)

ہو اٹھا جو تڑپا رہا ان بیماروں کی شفا ان کا علاج مرض کی دوا ہو۔

اے مبارک شہر تجھ کو مبارک ہو کہ خدا کی رحمت کے مقدس اور پاک فرشتے ہر وقت اس پر جلال اللہ محبوب خدا پر جلوہ محبوب خدا پر درود پڑھتے ہیں آئیے ہم سب بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔

اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم

اے مدینۂ رسول تجھ کو مبارک ہو تیرے ذرہ ذرہ میں بھی وہ کشش اور وہ رعب اور وہ لذت ہے کہ بر چلنے والا خاموش آنکھیں بہت ہیں رکھتا کہ وہ آج قرطاس پر اور پڑھ سیاہ دھبہ مالک

تب محمد مصطفیٰ انا وسهلاً مرحبا
صل علیٰ علیٰ انا وسهلاً مرحبا

سید احمد ایڈیٹر نے تنویر پریس لکھنؤ سے چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار پریم کوٹھے سے شائع کیا۔